OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 6, Issue 4 (October-December 2023)

مسیح علیہ السلام کی آمدِ ثانی: مولانا وحید الدین خان کے افکار کا جائزہ

Second Coming of Jesus Christ: A Study of the Thoughts of *Mawlānā Waḥd-ud-Dīn Khān*

Siddiqua Aslam Qureshi
Doctoral Candidate Islamic Studies, University of Education, Lahore/ Visiting lecturer, I.E.R, University of the Punjab, Lahore
Dr. Hafiz Muhammad Abrar Awan
Assistant Professor, Department of Urdu Encyclopedia of Islam, Allama Iqbal Campus, University of the Punjab, Lahore
Muhammad Jawad Abrar
Department of E.L.T & L, I.E.R, University of the Punjab, Lahore

Abstract

In traditional Islamic eschatology, it is claimed that Jesus Christ will return in the Second Coming with Imam Mahdi to kill the Al-Masih ad-Dajjal ('The False Messiah'), after which with the ancient tribes Gog and Magog (Yajūj Maʾjūj) would disperse. While the public is of the opinion that miracles are contrary to reason, it is contrary to reality to judge them by experience or reason, therefore the news that we have received through Allah and Prophet Muhammad ﷺ, whether they understand us or not, is not reliable. What will be done about the issue of the second coming of Christ, which is related to several news of the Qur'an and Hadith, so it is not appropriate to judge it by reason and experience, regarding the words that have appeared in the Qur'an and Hadith, and believe in them. Jews are not only waiting for the arrival of their Maseeh, but they are making regular efforts to seat him on the world throne. Even muslims should prepare thereself as a nation and according to the needs and requirements of this time.

Keywords: Muslims belief, Christians, jews, Allama waheed udin khan, second coming of Christ

CC BY

تمہید

جس طرح رات دن، اندھیرا روشنی اور مرد عورت مختلف ہیں اسی طرح انسان کا رنگ روپ، لب و لہجہ، نظریات اور کوششیں بھی جدا جدا ہوتی ہیں۔ اس دنیا میں مذہب پرست انسان بھی پائے جاتے ہیں اور مذہب بے زار بھی۔ مذہبی وابستگی رکھنے والے افراد بھی مختلف نظریات کے حامل ہوتے ہیں۔ بعض افراد مذہب کو فلسفے اور سنت الٰہی کا پابند سمجھتے ہیں اور بعض افراد عقل و تصور سے بالاتر نظریات کو مذہب اور جزو لاینفک قرار دیتے ہیں۔ مسیح ابن مریمؑ کے حوالے سے بھی مذہبی حلقے مختلف آراء رکھتے ہیں۔ ہر کوئی اپنے نظریے کو متوازن اور معتدل قرار دیتا ہے۔ جبکہ مخالفین کے نظریات کو افراط و تفریط کا شکار سمجھتا ہے۔ مسیحؑ کی آمد ثانی کے حوالے سے متعدد اقوال اور نظریات پائے جاتے ہیں۔ مسیحی برادری انہیں داور قیامت قرار دے کر ان کی آمد ثانی کا انتظار کر رہی ہے۔ یہودی طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ ہم نے انہیں مقتول و مصلوب کر دیا۔ مسلمانوں کے بھی متعدد افکار اس باب میں ملتے ہیں۔ ایک طبقہ کہتا ہے کہ وہ ایک بشر تھے۔ طبعی موت نے انہیں بھی آغوش میں لیا اور قانون فطرت کے مطابق ان کی آمد ثانی نہیں ہونی۔ وہ احادیث و اقوال جو ان کے دوبارہ نزول کے بارے میں وارد ہوئے ہیں دراصل استعارات اور مجاز ہیں۔ ان کا نزول کسی اور مجدد یا مہدی کی صورت میں ہونا ہے نہ کہ بعینہ وہ خود دوبارہ سے دنیا میں آئیں گے۔ دوسرا طبقہ اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں قرب قیامت ان کا دوبارہ آنا، دجال کو قتل کرنا، دنیا میں امن و امان لانا وغیرہ متواتر احادیث سے ثابت ہے اور ان کا آسمان پر زندہ ہونا اور دوبارہ دنیا میں تشریف لانے پر سلف کا اجماع ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں بھی متعدد نظریات اور مختلف اقوال ملتے ہیں۔ اس مقالے میں ان کی آمد ثانی کے حوالے سے ان کا تحقیقی اور تقابل پیش کیا جائے گا۔ یوں تو ان کی پیدائش ماقبل سے لے کر رفع الی السماء تک بہت سے مضامین قابل ذکر ہیں لیکن اس تحریر میں محض ان کی آمد ثانی کے حوالے سے نظریات کو احاطہ قلم میں لایا جائے گا۔ یہ موضوع کئی موضوعات اور مباحث پر محیط ہے۔ اس مقالے میں اس موضوع کے حوالے سے بیسویں صدی کے عظیم مفکر، جدت پسندوں کے سرخیل علامہ وحید الدین خانؒ کے نظریات اور موقف کا تحقیقی جائزہ لیا جائے گا۔

مہدی، مسیح اور دجال

علامہ مرحوم کے مطابق مہدی مسیح اور دجال کوئی پراسرار شخصیات نہیں ہیں بلکہ یہ سائنسی انقلاب کے بعد پیش آنے والے فطری واقعات ہیں۔ دور آخر میں مہدی یا مسیح جو کارنامہ سر انجام دیں گے وہ پراسرار شخصی کارنامہ نہیں ہوگا۔ وہ اسی طرح اسباب اور علتوں کے تحت پیش ائے گا جس طرح سابقہ انبیاء کے دور میں پیش آیا۔

اخوان رسول

جس طرح حضور ﷺ نے عظیم کارنامہ سر انجام دیا۔ اس کے لیے آپ ﷺ کو خدا نے مضبوط افراد کی ایک ٹیم دی جسے اصحاب رسول کہا جاتا ہے۔ اسی طرح مہدی یا مسیح جو کارنامہ سر انجام دیں گے انہیں بھی خدا کی خصوصی مدد کے ذریعے ایک طاقتور ٹیم حاصل ہوگی۔ غالباً یہی وہ ٹیم ہے جسے حدیث میں اخوان رسول کہا گیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں صحابہ نے پوچھا اے رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں آپ نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو۔ ہمارے اخوان وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے بعد میں آئیں گے۔ اخوان رسول کا قرآن میں بالواسطہ ذکر جس طرح سوری فتح کی آیات 29 میں اصحاب رسول کی نوعیت بیان کی گئی ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ[1]

"محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع و سجود کر رہے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی تلاش کرتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدہ کا نشان ہے، یہی وصف ان کا تورات میں ہے، اور انجیل میں ان کا وصف ہے۔"

اسی طرح اگر غور کیا جائے تو سورہ حم سجدہ کی آیت 53 میں اخوان رسول کا بالواسطہ ذکر موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ[2]

"عنقریب ہم انھیں اپنی نشانیاں دنیا کے کناروں میں اور ان کے نفسوں میں دکھلائیں گے، یہاں تک کہ ان کے لیے واضح ہو جائے کہ یہی حق ہے اور کیا تیرا رب کافی نہیں اس بات کے لیے کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔"

اس آیت میں ایک طرح سے پیشن گوئی کی گئی ہے کہ جب نیچر میں چھپی ہوئی صداقت اسلام کی نشانیاں ظاہر ہوں گی جو طالبان حق کے لیے اعلی معرفت کا ذریعہ بنیں گی۔ غالبا یہ کہنا بجا ہے کہ اخوان رسول وہ اہل ایمان ہیں جو سائنسی ایجادات سے ذہنی غذا لے کر اعلی معرفت کا درجہ حاصل کریں گے اور یہی افراد مہدی یا مسیح کا ساتھ دے کر اخری زمانہ میں اعلی دعوتی کارنامہ سر انجام دیں گے۔

مسیحؑ کی آمد ثانی کا مسئلہ

عموما یہ سمجھا جاتا ہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہیں وہ جسمانی طور پر آسمان سے زمین پر اتریں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ یہ تصور لوگوں میں کافی پھیلا ہوا ہے مگر یہ اپنی موجودہ صورت میں قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ جن دو در جن احادیث میں مسیح کا ظہور بیان کیا گیا ہے ان میں کسی روایت میں یہ صراحتا یہ الفاظ موجود نہیں ہیں کہ وہ جسمانی طور پر آسمان سے اتریں گے۔

مسیحؑ کے لیے نزول اور بعث کا لفظ

بات صرف یہ ہے کہ روایتوں میں نزول اور بعث کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ان الفاظ سے ان کا آسمان سے زمین پر اترنا ثابت نہیں ہوتا۔ عربی میں نزول کا لفظ سادہ طور پر آنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے نہ کہ اسمان سے اترنے کے معنی میں۔ اسی اعتبار سے مہمان کو نزیل کہا جاتا ہے۔ اسی طرح بعث کے لفظ م + یں آسمان سے اترنے کا مفہوم شامل نہیں۔ اس کے معنی اٹھنے یا ظاہر ہونے کے ہوتے ہیں نہ کہ جسمانی طور پر آسمان سے اترنے کے۔

مسیحی رول کی آمد

حقیقت یہ ہے کہ مسیح کی آمد سے مراد مسیحی رول کی آمد ہے یعنی دور آخر میں دجال کے مقابلے میں امت محمدی کا ایک شخص اٹھے گا جو اسے شکست دے گا۔ حدیث میں دجال کے قتل سے مراد جسمانی قتل نہیں بلکہ دلیل کے ذریعے اس کے فتنے کو قتل کرنا ہے۔ یہ انوکھی بات نہیں ہے بلکہ مسیح کے جسمانی طور پر اسمان سے نازل نہ ہونے پر مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جو علماء اسلام اس نظریے کے حامی ہیں۔ ان میں امام رازی، سید جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہ، سید رشید رضا مصری، شیخ محمود

شلتوت، ڈاکٹر محمد اقبال، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا ابوالکلام آزاد، شیخ محمد بن احمد، شیخ محمد الغزالی وغیرہ شامل ہیں۔ متقدمین میں علی بن احمد بن حزم الاندلسی اور علامہ ابن تیمیہ بھی اس مسئلے کو اختلافی مسئلہ قرار دے چکے ہیں۔

مسیحی رول

جس طرح مسیح بنی اسرائیل کے لیے آخری نبی بن کر آئے۔ یہود نے دین منزل کو دین محرف بنا دیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے انہیں دوبارہ دین منزل کا پیغام دیا۔ یہی کام امت محمدیہ کی نسبت سے بھی مطلوب ہے۔ حدیث کے مطابق امت محمدیہ کے آخری دور میں وہی صورت حال ہوگی جو مسیح کے دور میں یہود کی تھی۔ اس لیے امت محمدی کے آخری دور میں مسیحی کردار کو دہرایا جائے گا۔ اپنے اعتبار سے یہ تجدید دین کا معاملہ ہوگا نہ کہ کسی پراسرار فضیلت کا۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے اس رول کا اعادہ قرب قیامت میں ہوگا۔ جب قیامت کی سارے نشانیاں ظاہر ہو چکی ہوں گی انسانوں میں بگاڑ آخری حد تک پہنچ جائے گا۔ وہ زمین پر مزید باقی رہنے کا جواز کھو بیٹھیں گے۔ یہ ایسے ہی حالات ہو گئے جن کا سورہ نوح کی ایت 27 میں ذکر ہے: اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا[3] "تو اگر انہیں باقی رکھے گا تو یہ لوگ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان لوگوں کی اولاد بھی گنہگار اور کافر ہوگی۔" جس طرح خدا نے عظیم طوفان کے ذریعے قوم نوح کو تباہ کیا اسی طرح ایک طوفان آئے گا جو انسان اور اس کی تہذیب کو مٹا دے گا۔ اور سب آخری حساب کے لیے میدان محشر میں حاضر ہوں گے۔

انتظار مسیح

لوگ مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں شدید غلط فہمی کا شکار ہیں۔ انہوں نے مسیح کا پر عجوبہ تصور قائم کر رکھا ہے۔ جس طرح یہود ی آخری رسول کے انتظار میں تھے اور اس رسول کے بارے میں بہت سے مفروضے بنا رکھے تھے۔ جب آخری رسول ان کے مفروضات کے مطابق نہ آیا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اسی طرح یہ اندیشہ بھی ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کے حوالے سے امت نے جو مفروضے بنا رکھے ہیں جو کبھی ہونے ہی نہیں۔ ان کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اسی انتظار میں رہیں گے اور قیامت آجائے گی۔ ان کے حصے میں حسرت اور محرومی ہی ہوگی۔ دراصل مسیح امت مسلمہ کے ایک فرد کے رول کا نام ہے نہ کہ آسمان سے نازل ہونے والی پراسرار شخصیت کا۔ امت مسلمہ کے اس فرد کا رول عیسیٰ بن مریم کے رول کے مشابہ ہوگا اسی لیے اس کو امت مسلمہ کا مسیح کہا گیا ہے۔

معرفت نہ کہ نزول

ایک روایت کے مطابق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کے ظہور کے متعلق فرمایا: وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ [4] یعنی وہ آئیں گے۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو تم ان کو پہچان لینا۔ اس حدیث رسول سے معلوم ہوتا ہے کہ پہچاننا نزول کی بنیاد پر نہ ہوگا، بلکہ خود ان کی شخصیت کو دیکھ کر ہوگا۔ اگر پہچان کا تعلق نزول سے ہو، تو آسمان سے ان کا جسمانی طور پر دو فرشتوں کے ساتھ اترنا اتنا زیادہ عجیب واقعہ ہوگا کہ ہر آدمی بلا اعلان ہی ان کو اپنے آپ پہچان لے۔ گویا کہ اس معاملے میں حدیث کے مطابق اصل معاملہ سادہ طور پر معرفت مسیح کا ہے نہ کہ مجزاتی طور پر ان کے آسانی نزول کا۔ روایت کے مطابق مسیح کی ایک پہچان یہ ہوگی کہ۔۔۔ اُن کے زمانے میں خدا اسلام کے تمام ملتوں کو ہلاک کر دے گا: وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ-[5] اس سے مراد تمام ملتوں کی جسمانی ہلاکت نہیں ہے۔ بلکہ ان کی استدلالی ہلاکت ہے۔ ظہور مسیح کے زمانے میں فطرت کے جو موافق دلائل، سائنسی تحقیق کے نتیجے سامنے آئیں گے اور مذاہب کے تقابلی مطالعے کے نتیجے میں جو حقیقتیں سامنے آئیں گی، دوسری ملتوں کی استدلالی بنیاد کو ڈھا دینے کے ہم معنی ہو گی۔

یہ معاملہ ابتداء بالقوہ (potentially) پیش آئے گا، ان نئے دریافت شدہ حقائق، دوسری ملتوں، یا دوسرے مذاہب کو اپنے آپ ہلاک نہیں کر دیں گے، بلکہ اس وقت ایک شخص درکار ہو گا جو ان دریافت شدہ حقائق کی وضاحت کر کے اس امکان کو واقعہ (actual) بنائے گا۔ حدیث کے مطابق، استثنائی طور پر یہ کام مسیح انجام دیں گے، جب کہ دوسرے لوگ ایسا کرنے میں اپنے آپ کو پوری طرح عاجز پا رہے ہوں گے۔ یہ واقعہ مسیح کی شخصیت کی ایک پہچان ہو گا۔ اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ حضرت مسیح جب آئیں گے تو ہوا ایک قید مینا (المنارۃ البیضاء) کے پاس اتریں گے۔ اس حدیث رسول میں تمثیل کی زبان میں غالباً اس دور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس کو عہد پرواز (age of aviation) کہا جاتا ہے۔ ہوائی جہاز جب کی ائرپورٹ پر اترتا ہے تو وہاں پہلا نمایاں نشان اس کا کنٹرول ٹاور ہوتا ہے، جس کو ائرپورٹ کا مینار کہہ سکتے ہیں۔ اس مینار کے پاس اتر کر آدمی شہر کے اندر داخل ہوتا ہے۔ مذکورہ حدیث میں غالباً تمثیل کی زبان میں اس ظاہرے کو بتایا گیا ہے۔ اس اعتبار سے حدیث کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضرت مسیح عہد پرواز میں لوگوں کے درمیان ظاہر ہوں گے۔

امامت بذریعہ کتاب وسنت

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تمہارا حال کیا ہو گا جب کہ تمھارے درمیان ابن مریم ظاہر ہوں گے، پھر وہ تمھاری امامت کریں گے۔ تمھیں میں سے۔ ابن ابی ذئب نے کہا۔ "امامکم منکم" کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمہاری امامت کریں گے تمھارے رب کی کتاب کے مطابق اور تمھارے نبی کی سنت کے مطابق: اتكم بكتاب ربكم تبارك وتعالى وسنة نبيكم صلى الله عليه وسلم [6] دور آخر میں ظاہر ہونے والے مجدد کی سب سے بڑی پہچان بھی ہے۔ وہ کتاب وسنت کو اس کی اصل تعلیمات کے مطابق زندہ کرے گا۔ گویا کہ اس کا رول آخری دور میں کامل معنوں میں تجدید دین کا رول ہو گا۔ یہ فتنہ دہیماء کے بعد اظہار دین کی اصلی صورت ہو گی مسیح کی پہچان بھی یہ ہو گی کہ وہ دین اجنبی کو دوبارہ دین معروف بنائیں گے۔ وہ کتاب وسنت کی تعلیمات کو اس کی حقیقی صورت میں زندہ کر لیں گے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسیح کا ظہور کس وقت ہو گا۔ یہ واقعہ اس وقت ہو گا جب کہ حق کا اصلی معیار کم ہو چکا ہو گا۔ اس وقت مسیح کے ذریعے اس کا حقیقی معیار سامنے آئے گا۔ یہ معیار ہے خالص کتاب وسنت کا معیار۔

قتل دجال

قتل دجال کے بارے میں ایک روایت حدیث کی مختلف کتابوں میں آئی ہے۔ ان ماجہ کے الفاظ یہ ہیں: فإذا نظر إليه الدجال ذاب كما يذوب الملح في الماء. وينطلق هارباً، ويقول عيسى ان لي فيك ضربة لن تبقى بها[7] یعنی دجال جب مسیح کو دیکھے گا تو وہ اس طرح گھلنے لگے گا جیسے کہ نمک پانی میں گھلتا ہے، اور وہ وہاں سے بھاگنا شروع کر دے گا۔ مسیح کہیں گے کہ میرے پاس تیرے لیے ایک ایسی ضرب ہے جس سے بچنا ہرگز تیرے لیے ممکن نہیں۔

اس روایت میں جو بات کہی گئی ہے، وہ تمثیل کی زبان میں ہے۔ اس پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے مقابلے میں جو واقعہ پیش آئے گا وہ یہ ہے کہ مسیح اس کے دجل کا علمی تجزیہ کر کے اس کو ایکسپوز (expose) کر دیں گے۔ اس طرح وہ دلائل کے ذریعے دجال کو بے نقاب کر دیں گے۔ یہاں تک کہ جو لوگ دجال کی پر فریب باتوں سے متاثر ہو رہے تھے، وہ جان لیں گے کہ دجال کی باتیں خوش نما الفاظ کے جھوٹے فریب کے سوا اور کچھ نہیں۔[8]

درج بالا موقف علامہ وحید الدین خان صاحب کا تھا اب اس حوالے سے دیگر آرا کو دلائل کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

مسیحؑ کی آمد ثانی کے حوالے سے جمہور کا موقف

نصاریٰ کا یہ عقیدہ ہے کہ انھیں سولی دی گئی اور اس کے بعد خدا نے انھیں آسمان پر اٹھالیا۔ وہ قیامت، حساب کتاب کے لیے آئیں گے۔

اناجیل اربعہ کے مطابق یسوع مسیحؑ کے دوبارہ زندہ ہونے کا تصور

اور دیکھو ایک بڑا زلزلہ آیا کیونکہ خداوند کا ایک فرشتہ آسمان سے اترا اور پاس آکر پتھر کو لڑکھا دیا اور اس پر بیٹھ گیا اس کی صورت بجلی کی سی اور اس کی پوشاک برف کی سی سفید تھی اور اس کے ڈر سے نگہبان کانپ اٹھے اور مُردوں کی مانند ہو گئے فرشتے نے عورتوں سے خطاب کر کے کہا تم نہ ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب کیا گیا تھا وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے آؤ اور یہ جگہ دیکھو جہاں وہ پڑا تھا اور جلد جا کر اس کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مُردوں میں جی اٹھا ہے۔[9] پر جب سنا کہ وہ زندہ ہے اور اسے دکھائی دیا ہے تو انہوں نے یقین نہ کیا اس کے بعد وہ دوسری صورت میں ان میں سے دو کو دکھائی دیا جو پیدل دیہات کو جا رہے تھے انہوں نے لوٹ کر باقیوں کو خبر دی مگر انہوں نے بھی ان کا بھی یقین نہ کیا آخر وہ ان گیارہ کو دکھائی دیا جب وہ کھانا کھانے بیٹھے تھے اور ان کی بے اعتقادی اور سخت دلی کے سبب سے ان کو ملامت کی اسلیے کہ انہوں نے ان کا یقین نہیں کیا تھا جنہوں نے اسے جی اٹھنے کے بعد دیکھا تھا۔[10] اور وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یسوع آپ ان کے بیچ میں آکھڑا ہوا اور ان سے کہا کہ تمہیں سلام ہو مگر وہ گھبرا گئے اور خوف کھا کر یہ سمجھے کہ کسی روح کو دیکھتے ہیں مگر اس نے ان سے کہا کہ تم کیوں گھبراتے ہو اور تمہارے دل میں کیوں شک پیدا ہوتا ہے میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ میں ہی ہوں مجھے چھو کر دیکھو کیوں کہ روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا مجھ میں دیکھتے ہو اور یہ کہہ کر اس نے انہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔[11] اور اسی روز ہفتے کے پہلے دن شام کے وقت جب اس جگہ کے دروازے جہاں شاگرد جمع ہوئے تھے یہودیوں کے خوف سے بند تھے یسوع آکر بیچ میں کھڑا ہو گیا اور ان سے کہا تمہیں سلامتی حاصل ہو اور یہ کہہ کر اپنے ہاتھوں اور پسلی کو انہیں دکھایا پس شاگرد خداوند کو دیکھ کر خوش ہوئے۔[12]

حیات مسیحؑ قرآن کی روشنی میں

قرآن میں جہاں یہودیوں کے عقیدہ مقتولیت اور مصلوبیت کا باقاعدہ رد کیا گیا۔ نصاریٰ کے عقیدہ تثلیث کا رد کیا گیا۔ لیکن دیکھا جائے تو پورے قرآن میں ان کے آسمان پر نہ جانے کا کہیں بھی ذکر نہیں۔ اگر رفع الی السما کا عقیدہ باطل ہوتا تو قرآن میں اس کا رد بھی ضرور ہوتا۔

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا۔بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا۔ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا[13]. اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ بلاشبہ ہم نے ہی مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا، جو اللہ کا رسول تھا، حالانکہ نہ انھوں نے اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی پر چڑھایا اور لیکن ان کے لیے (کسی کو مسیح کا) شبیہ بنا دیا گیا اور بے شک وہ لوگ جنھوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے، یقیناً اس کے متعلق بڑے شک میں ہیں، انھیں اس کے متعلق گمان کی پیروی کے سوا کچھ علم نہیں اور انھوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔ اور اہل کتاب میں کوئی نہیں مگر اس کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان لائے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہو گا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں یہود کا عقیدہ ہے کہ ہم نے انہیں قتل کیا اور صلیب دی، مصلوبیت کے قائل عیسائی بھی ہیں وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ اور انہوں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اس کے جسمانی رفع کے لیے صریح نص ہے اس آیت میں بل ابطال ما قبل کے لیے ہے بل کا ما قبل اور ما بعد یہاں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے جبکہ قتل اور رفع درجات معاً بھی ہو سکتے ہیں جیسے قامہ علی بل زاہد اس آیت سے پہلے وما قتلوہ میں مقتولیت اور مصلوبیت کا رد کر دیا گیا تھا اس جگہ بل سے پہلے وما قتلوہ کا ذکر بھی اضافی ہو جاتا ہے اگر رفع درجات معنی لیا جائے تو ان دونوں معنی کے اشتباہ کی وضاحت کے لیے بھی یہ ضروری تھا کہ بل باقی حیا ثم توفہ اللہ الیہ ورفعہ الیہ ہوتا، یہی وجہ ہے کہ اہل لسان، محاورہ دان صحابہ اور سلف میں کسی سے اس آیت میں اختلاف ثابت نہیں ہے یہ آیت مسیح کے رفع جسمانی کے لیے محکم ہیں اس لیے ان تمام عمومی آیات کے لیے مخصص ہوگی جو وفات مسیح پر دلیل کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ رفعہ میں ہ ضمیر کا مرجع جسم اور روح ہے اس لیے رفعہ میں بھی اس سے مراد جسم اور روح ہی ہوگا۔

حضرت مسیحؑ کے بارے میں ارادہ خداوندی

ارشاد خداوندی ہے:اِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ [14]. جس وقت اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ! بے شک میں تمہیں وفات دینے والا ہوں اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور جو لوگ تیرے تابعدار ہوں گے انہیں ان لوگوں پر قیامت کے دن تک غالب رکھنے والا ہوں، جو تیرے منکر ہیں پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہوگا پھر میں تم میں فیصلہ کروں گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ[15]"اور جب ابن مریم کو بطور مثال بیان کیا گیا، اچانک تیری قوم (کے لوگ) اس پر شور مچا رہے تھے۔ اور انھوں نے کہا کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ؟ انھوں نے تیرے لیے یہ (مثال) صرف جھگڑنے ہی کے لیے بیان کی ہے، بلکہ وہ جھگڑالو لوگ ہیں نہیں ہے وہ مگر ایک بندہ جس پر ہم نے انعام کیا اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ایک مثال بنادیا اور اگر ہم چاہیں تو ضرور تمھارے عوض فرشتے بنادیں، جو زمین میں جانشین ہوں اور بلاشبہ وہ یقینا قیامت کی ایک نشانی ہے تو تم اس میں ہر گز شک نہ کرو اور میرے پیچھے چلو، یہ سیدھا راستہ ہے۔" آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ پر ملکوتی اثرات ہیں (کہ اتنی بات سے کوئی معبود نہیں بن جاتا) اتنی بات تو بہت آسان ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر اگر ہم چاہیں تو زمین پر تمہاری جگہ آسمان سے فرشتے اتار کر بسالیں۔ یعنی فرشتوں کو زمین پر لانا، عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھانا اور پھر دوبارہ زمین پر لانا ہمارے لیے سب برابر ہے۔ اور سب ہماری قدرت میں ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ فرشتوں کا اپنی متعین جگہ چھوڑ کر زمین پر اترنا اور انسان کا آسمان پر جانا دونوں برابر ہیں۔ وانہ لعلم الساعۃ (بفتح العین او بکسرہ)

روح المعانی کی وضاحت کے مطابق اس کا مرجع حضرت عیسیٰؑ ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ادریسؑ کا آسمان پر جانا حشر اجسام کی دلیل ہے۔ ابن جریر اور عبد اللہ ابن حمید مشہور تابعی حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس آیت لجعلنا منکم ملائکۃ فی الارض یخلفوں کی تفسیر میں اس سے مراد یہ لیا ہے۔" کہ اگر ہم چاہیں تو تمہارے بدلے فرشتوں سے دنیا آباد کر دیں۔"

طبرانی ابن ابی حاتم سعید بن منصور وغیرہ نے مختلف طرق سے ابن عباس کے اس قول کی تخریج کی ہے کہ انھوں نے وانہ لعلم الساعۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ: "یہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کے نزول کے بارے میں ہے"۔ حسن بصری اور سعید بن جبیر کی روایت کے مطابق اس ضمیر کا مرجع قران ہے۔ مگر درست یہ ہے کہ اس کا مرجع حضرت عیسیٰؑ ہیں کیونکہ ما قبل ذکر حضرت عیسیٰؑ کا ہے نہ کہ قران کا۔ اس سے مراد قیامت سے پہلے نزول عیسیٰؑ ہے۔ جیسا کہ سورۃ نساء کی ایک دوسری آیت میں ہے ی قرات لعلم الساعۃ (قیامت کی نشانی) سے بھی ہوتی ہے۔ مجاہد اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں: "قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰؑ کا نزول علامت قیامت میں سے ہے۔" یہی تفسیر ابوہریرہ، ابن عباس، عکرمہ، ابومالک، حسن، قتادہ وغیرہ سے بھی منقول ہے۔ نیز صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰؑ انصاف پسند امام اور عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ ابن کثیر نے حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بارے میں تواتر حدیث کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کی وضاحت انہوں نے سورۃ نساء کی تفسیر میں کی ہے۔ جامع ترمذی میں ان 15 صحابہ کرام کا ذکر ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے دجال کو قتل کرنے کی روایت کرتے ہیں۔ ابن حجر فتح الباری میں حسن بصری سے نقل کرتے ہیں: "نزول عیسیٰؑ کے سلسلے میں حدیث متواتر ہیں۔ ابن حجر اپنی کتاب التلخیص الجبیر کی کتاب الطلاق میں فرماتے ہیں: "رہا عیسیٰ کا آسمان پر اٹھایا جانا تو تمام محدثین اور مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ آپؑ جسم انسانی کے ساتھ زندہ اٹھائے گئے۔ ہاں اس میں اختلاف ہے کہ رفع سے پہلے موت طاری ہوئی یا نیند۔" امام سیوطی نے بھی یہ ذکر کیا ہے کہ قرب قیامت حضرت عیسیٰؑ نازل ہوں گے اور شریعت محمدی کے مطابق فیصلہ کریں گے وہ ایک عجیب حدیث نقل کرتے ہیں: "شب معراج میں انبیاء سے جو گفتگو ہوئی وہ در منشور میں ہے اور بیہقی نے بھی نقل کی ہے جس میں عیسیٰ اور قتل دجال کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔"

احادیث نبویہ ﷺ کے مطابق المسیحؑ کی آمد ثانی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ليوشكَنَّ\أن ينزلَ فِيكُم ابنُ مَرْيَم حكَماً عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تكون السَّجْدَةَ الْوَاحِدَةَ خيرامن الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا» . ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فاقرؤا إن شئتم[16] ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! البتہ قریب ہے کہ ابن مریم (عیسیٰؑ) تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کے طور پر نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی اتنی ریل پیل ہو گی کہ اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا، حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہو گا۔" پھر ابوہریرہؓ فرماتے: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: "اہل کتاب کا ہر فرد ان (عیسیٰؑ) کی موت سے پہلے ان پر ضرور ایمان لے آئے گا۔" وَعنهُ قا ل: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يسْعَى عَلَيْهَا ولتذهبن الشحناء وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُم»[17] ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! ابن مریم (عیسیٰؑ) حکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، جوان اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان سے کوئی کام نہیں لیا جائے گا، عداوت ورنجش اور باہمی بغض وحسد جاتا رہے گا، وہ مال کی طرف بلائیں گے لیکن اسے کوئی لینے والا نہیں ہو گا۔" رواہ مسلم۔ صحیحین کی روایت میں ہے، فرمایا: "تمہاری اس وقت کیا حالت ہو گی جب ابن مریمؑ تمہارے درمیان نزول فرمائیں گے، اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔"

وَعَن لنوَّاس بن سمْعَان قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ» . وَفِي رِوَايَةٍ «فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جوارُكم من فتنته إِنَّه خَارج خلة بِي الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا» . قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ» . قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ. قَالَ: «لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدَره» . قُلْنَا: يَا رسولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْله فَيَنْصَرِف عَنْهُم فيصبحون مملحين لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْد المنارة الْبَيْضَاء شرقيّ دمشق بَين مهروذتين وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذا طَأْطَأَ رَأسه قطر وَإِذا رَفعه تحدرمنه مثل جُمان كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يحل لكافرٍ يَجِدَ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَاب لُدٍّ فيقتُلُه ثمَّ يَأْتِي عِيسَى إِلَى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى: أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ (وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا ويمر آخِرهم وَيَقُول: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ «. وَفِي رِوَايَةٍ» تطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ

سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخْذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مؤمنٍ وكلِّ مسلمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ: تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلَى قَوْلِهِ: سبع سِنِين .[18]

نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: "اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو پھر میں تمہاری طرف سے اس سے جھگڑا کروں گا، اور اگر وہ اس وقت نکلے جب کہ میں تم میں نہ ہوں تو پھر ہر شخص اپنی خاطر اس سے جھگڑا کرے گا، اور اللہ ہر ایک مسلمان پر محافظ و معاون ہے، بے شک وہ (دجال) جوان ہو گا، اس کے بال گھونگریالے ہوں گے، اس کی آنکھ اٹھی ہوئی ہو گی گویا میں اسے عبد العزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، تم میں سے جو شخص اسے پالے تو وہ اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، کیونکہ وہ تمہارے لیے اس کے فتنے سے امان ہیں، وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راہ پر نکلنے والا ہے، وہ دائیں بائیں فساد مچائے گا، اللہ کے بندو! ثابت رہنا۔" ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "چالیس دن، ایک دن سال کی طرح، ایک (دوسرا) دن مہینے کی طرح، اور ایک (تیسرا) دن جمعہ (سات دن) کی طرح ہو گا، جبکہ اس کے باقی ایام تمہارے ایام کی طرح ہوں گے۔" ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا وہ دن جو سال کی طرح ہو گا تو کیا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہمارے لیے کافی ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ تم اس کے لیے اس کا اندازہ کر لینا۔" ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی زمین پر رفتار کیا ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بارش کی طرح جس کے پیچھے ہوا آتی ہے، وہ لوگوں کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ اناج اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں پہلے سے زیادہ لمبی، ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوں گے اور ان کی کوکھیں باہر نکلی ہوں گی، پھر وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، وہ انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے، وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے: ان کے ہاتھ اموال سے خالی ہو جائیں گے، اور وہ ایک ویرانے سے گزرے گا تو اسے کہے گا، اپنے خزانے نکالو، تو اس (ویرانے) کے خزانے اس (دجال) کے پیچھے اس طرح چلیں گے جس طرح شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پیچھے چلتی ہیں، پھر وہ بھرپور جوان آدمی کو بلائے گا، اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جس طرح ہدف پر نشانہ بازی کی جاتی ہے، پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گا اور چمکتے چہرے کے ساتھ مسکراتا ہوا اپنی اسی پہلی حالت پر ہو جائے گا۔ اچانک اللہ مسیح بن مریم کو مبعوث فرمائے گا تو وہ زعفران رنگ کے جوڑے میں

دمشق کے مشرق میں منارہ بیضاء پر نزول فرمائیں گے، وہ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے، اور جب وہ اسے اٹھائیں گے تو اس سے موتی کے دانے ٹپکیں گے، اور جو کافر ان کے سانس کی ہوا پائے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا، اور ان کا سانس حد نگاہ تک پہنچے گا، وہ (عیسیٰؑ) اسے تلاش کریں گے حتیٰ کہ وہ اسے باب لد پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰؑ کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں اللہ نے اس سے بچا لیا ہو گا، چنانچہ وہ ان کے چہرے صاف کریں گے اور وہ ان کے جنت میں درجات کے متعلق انہیں بتائیں گے، وہ اسی اثنا میں ہوں گے جب اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کی طرف وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کیے ہیں، ان سے قتال کی کسی میں طاقت نہیں، آپ میرے بندوں کو طور کی طرف لے جائیں۔ چنانچہ اللہ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا، وہ ہر بلند جگہ سے دوڑے آئیں گے ان کے پہلے لوگ بحیرۂ طبریہ پر گزریں گے تو تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، جب ان کا آخری آدمی وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا: یہاں کسی وقت پانی ہو تا تھا! پھر وہ چلتے جائیں گے حتیٰ کہ وہ جبل خمر یعنی جبل بیت المقدس تک پہنچیں گے تو وہ کہیں گے: ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ !اب ہم آسمان والوں کو قتل کریں، وہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے، تو اللہ ان کے تیروں کو خون آلودہ حالت میں ان پر لوٹا دے گا، اللہ کے نبی اور اس کے ساتھی روک لیے جائیں گے حتی کہ اس روز بیل کا سر ان کے ہاں سو دینار سے بہتر ہو گا، اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی (اللہ کی طرف) رغبت کریں گے۔ تو اللہ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا تو وہ ایک جان کی موت کی طرح سب ہلاک ہو جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی (پہاڑ سے) نیچے اتریں گے، وہ زمین پر بالشت برابر جگہ نہیں پائیں گے مگر وہ ان کی چربی اور بدبو سے بھرپور ہو گی، پھر اللہ کے نبیؑ اور ان کے ساتھی اللہ کے حضور دعا کریں گے تو وہ بختی اونٹ کی کوہانوں کی طرح پرندے ان پر بھیجے گا تو وہ انہیں اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا، پھینک آئیں گے۔" ایک دوسری روایت میں ہے: "وہ انہیں نہبل کے مقام پر پھینک آئیں گے، مسلمان ان کی کمانوں، ان کے تیروں اور ان کے ترکشوں کو سات سال جلاتے رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے کہ وہ ہر گھر پر برسے گی (خواہ وہ پتھر سے بنایا گیا ہو یا کوئی خیمہ ہو)، وہ (بارش) زمین کو دھو ڈالے گی، حتیٰ کہ اسے شیشے کی طرح کر دے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا، اپنے ثمرات اگاؤ! اور اپنی برکات لوٹا دو!، اس دن پوری جماعت فقط ایک انار سے سیر ہو جائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے، اور دودھ میں برکت ڈال دی جائے گی، حتی کہ اونٹنی کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کے لیے کافی ہو گا، گائے کا دودھ لوگوں کے قبیلے کے لیے کافی ہو گا، بکری کا دودھ چھوٹے قبیلے کے لیے کافی ہو گا، وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی، اور شریر لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ اس وقت گدھوں کی طرح علانیہ زنا کریں گے، اور ایسے لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔" مسلم البتہ دوسری روایت: وہ ان کا یہ کہنا: "وہ ان کو نہبل میں پھینک دے گی۔" سے لے کر "سات سال تک۔" اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ» لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا «فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ

كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ» قَالَ: يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا الناسُ هَلُمَّ إِلى ربِّكم وقفوهُم إِنَّهم مسؤولونَ. فَيُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ: «فَذَلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ» . رَوَاهُ مُسْلِم وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ: «لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ» فِي «بَاب التَّوْبَة»[19]

عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال نکلے گا تو وہ چالیس قیام کرے گا۔“ (عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال ”پھر اللہ عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ہیں، وہ اس (دجال) کو تلاش کریں گے اور اسے قتل کریں گے، پھر وہ لوگوں کے درمیان سات سال رہیں گے، کسی دو کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہو گی، پھر اللہ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو وہ روئے زمین پر موجود ان تمام لوگوں کی روح قبض کر لے گی جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان یا خیر ہو گی، حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر گھس جائے گا تو وہ وہاں پہنچ کر اسے دبوچ لے گی۔“ فرمایا: ”بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح سبک اور تیز جبکہ درندوں کی طرح سخت (وحشی) ہوں گے، وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ برائی کو برائی، شیطان روپ بدل کر ان کو کہے گا: کیا تم حیا نہیں کرتے؟ وہ کہیں گے: تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ چنانچہ وہ انہیں بتوں کی پوجا کرنے کی تلقین کرے گا، اور وہ اسی حالت میں ہوں گے، ان کا رزق بہت زیادہ ہو گا، ان کی زندگی خوشگوار ہو گی، پھر صور پھونک دیا جائے گا، جو شخص اسے سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک جانب جھکائے گا اور ایک جانب اٹھائے گا۔“ فرمایا: ”سب سے پہلے اسے وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہو گا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ شبنم کی طرح بارش برسائے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ (جی) پڑیں گے، پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو وہ اچانک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، (فرشتوں سے کہا جائے گا) انہیں کھڑا کرو کیونکہ ان سے حساب لیا جائے گا، پھر (فرشتوں سے کہا جائے گا) آگ والوں (جہنمیوں) کو نکال لاؤ (الگ کر دو)۔ کہا جائے گا: کتنے میں سے کتنے؟ کہا جائے گا: ہزار میں سے نو سو ننانوے۔“ فرمایا: ”یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا، اور یہ وہ دن ہے جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھا

دیا جائے گا۔" رواہ مسلم اور معاویہؓ سے مروی حدیث: "ہجرت منقطع نہیں ہو گی" باب التوبۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى، وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ .[20]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اور ان یعنی عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں، یقیناً وہ اتریں گے، جب تم انہیں دیکھنا تو پہچان لینا، وہ ایک درمیانی قد و قامت کے شخص ہوں گے، ان کا رنگ سرخ و سفید ہو گا، ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوں گے، ایسا لگے گا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے گو وہ تر نہ ہوں گے، تو وہ لوگوں سے اسلام کے لیے جہاد کریں گے، صلیب توڑیں گے، سور کو قتل کریں گے اور جزیہ معاف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے سارے مذاہب کو ختم کر دے گا، وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے، پھر اس کے بعد دنیا میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے، پھر ان کی وفات ہو گی تو مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ، يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا.[21]

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے.

قَالَ أَبُو دَاوُد: حُدِّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاق، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا.[22]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا، اور کہا: یہ میرا بیٹا سردار ہو گا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام رکھا ہے، اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص

پیدا ہو گا جس کا نام تمہارے نبی کے نام جیسا ہو گا، اور سیرت میں ان کے مشابہ ہو گا البتہ صورت میں مشابہ نہ ہو گا پھر انہوں نے «سیملأ الأرض عدلاً» کا واقعہ ذکر کیا۔

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى بن مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ: وَقَدْ بَقِي فِي الْبَيْت مَوضع قَبره رَوَاهُ الترمذيُّ[23]

عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں، تورات میں محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰؑ محمد ﷺ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔" ابو مودودی (راوی) نے بیان کیا: (عائشہؓ کے) گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ حسن، رواہ الترمذی۔

عن جعفر الصادق ان ابیه عن جده قال قال رسول الله کیف تہلق امته انا اولہا والمہدی وسطہا و المسیح اخرہا۔

"امام جعفر صادق اپنے والد امام محمد باقر سے اور وہ اپنے والد امام زین العابدین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہلاک ہو سکتی ہے وہ امت، جس کے آغاز میں میں ہوں اور جس کے وسط میں مہدی ہے اور جس کے آخر میں مسیح ہے"۔

مسیحؑ کی آمد ثانی کو مسیحی رول کی آمد کا نام دینا دراصل تاویل ہے، بغیر قرینہ تاویل تحریف ہوتی ہے خصوصاً جبکہ قرآئن مانع عن التاویل موجود ہوں مسیحؑ کی بعینہ آمد کی تصریحات احادیث میں موجود ہیں جن میں تاویل ممکن نہیں مثلاً علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں۔

قال رسول ا لله للیہود ان عیسی ،لم یمت و انه راجع علیکم قبل یوم القیامه[24]

علامہ سیوطیؒ اس تفسیر میں احادیث سے مسیح کا نزول آخری زمانے میں اور ان کا مدفن روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت فرماتے ہیں۔

علامہ ابن حزمؒ (994-1064ع) کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی

لا یقدح في کونه خاتم الانبیاء والمرسلین نزول عیسی بعده لانه یکون علی دینه مع ان المرادانه اخر من نبی[25] (علی ،جلد ۵ ص:۲۶۷) نبی اکرم ﷺ کے خاتم الانبیاء والمرسلین ہونے میں حضرت عیسیٰؑ کا آپ ﷺ کے بعد نازل ہونا قادح نہیں ہے کیونکہ وہ آپ ﷺ کے ہی دین پر ہوں گے۔ علاوہ اس کے آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ آخری شخص ہوں گے جو نبی بنادیے گئے۔

امام رازی ۱۱۴۹ء-۱۲۰۹ء کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی

قال بعض المتکلمین انه لا یمنع نزوله من السماء الی الدنیا الاانه انماینزل عنه ارتفاع التکالیف اوبحیث لایعرف، اذلونزل مع بقاءالتکلیف علی وجه یعرف انه عیسی لکان اماان یکون نبیاولانبی بعدمحمدعلیه الصلوة والسلام اوغیرنبي وذلك غیر جائز علی الانبیاء و هذا الاشکال عندی ضعیف لان انتهاء الانبیاء الی مبعث محمد صلی الله علیه وسلم فعنه مبعث انتهت تلك المدة فلایبعدان یصیر بعدنزوله تبع المحمد.[26] بعض متکلمین کہتے ہیں کہ "عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے دنیا کی طرف نازل ہونے سے تو ہمیں انکار نہیں ہے مگر ہمارے نزدیک وہ یا تو اس وقت اتریں گے جب کہ انسان کی ذمہ داری ختم ہو چکی ہو گی یعنی توبہ وایمان کے مطالبے کا سوال ہی ختم ہو چکا ہو گا یا اس طرح اتریں گے کہ پہچانے نہ جائیں گے۔ کیونکہ اگر وہ ایسی حالت میں نازل ہوں جب کہ انسان ابھی مکلف ہو اور اس طرح

نازل ہوں کہ ان کا میسحا ہونا پہچان لیا جائے تو دو صورتوں میں سے کوئی ایک صورت لامحالہ ہو گی۔ یا تو وہ نبی ہوں گے حالانکہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یا وہ غیر نبی ہوں گے حالانکہ انبیاء کے معاملہ میں ایسا ہونا جائز نہیں (کہ ایک شخص نبی ہونے کے بعد نبی نہ رہے۔)" لیکن یہ اشکال میرے نزدیک کمزور ہے۔ کیونکہ انبیاء کا زمانہ محمد ﷺ کی بعثت تک ہے جب آپ ﷺ مبعوث ہو گئے تو زمانہ انبیاء ختم ہو گیا۔ اب عیسیٰؑ نازل ہوں گے تو یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ وہ محمد ﷺ کے تابع ہوں۔"

خلاصہ

دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا مسئلہ معجزے سے تعلق رکھتا ہے، علامہ مرحوم اور بعض محققین کا یہ خیال ہے کہ جو چیز سائنس کے تجربے اور عقل سے بالاتر ہے وہ دین کا اس طرح حصہ نہیں ہے جیسے وہ مشہور ہے اس حوالے سے وہ اپنی ذاتی رائے جسے تاویل یا تفرد بھی قرار دیا جا سکتا ہے پیش کرتے ہیں۔ جبکہ جمہور کا یہ موقف ہے کہ معجزات خلاف عقل ہوتے ہیں انہیں تجربے یا عقل سے پرکھنا خلاف حقیقت ہے اس لیے جو خبریں ہمیں اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ملی ہیں چاہے وہ ہمیں سمجھ آئیں یا نہ آئیں ان کا اعتبار کیا جائے گا مسیحؑ کی آمد ثانی کا مسئلہ جو کہ قرآن وحدیث کے متعدد مقامات میں مذکور ہے اس لیے اسے عقل اور تجربے سے پرکھنا مناسب نہیں ہے اس حوالے سے جو الفاظ قران وحدیث میں وارد ہوئے ہیں ان پہ من وعن ایمان لانا چاہیے۔ یہود اپنے مسیحا کی آمد کا صرف انتظار نہیں کر رہے بلکہ اسے عالمی تخت پر بٹھانے کے لیے باقاعدہ کوششیں کر رہے ہیں مسلمانوں کو بھی یہ چاہیے کہ وہ مسیح علیہ السلام کی آمد کا صرف انتظار کرنے کی بجائے بھرپور کوشش کریں، دینی ودنیاوی لحاظ سے من حیث القوم خود کو تیار کریں اور اس زمانے کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق اپنی اپنی صلاحیات اور وسائل استعمال کریں۔

References

[1] Al- Fatah 48: 29.
[2] Al- Sajda 32: 53.
[3] Nuh 71: 27.
[4]Abu Dāwūd Sulaimān Ibn Ash'ath al-Sijistānī, *Sunan Abī Dāwūd* (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyya, 1424 H) Hadith nor :4324.
[5] Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd,* 4324.
[6] Abu al-Hasan Muslim Ibn al-Hajjaj al-Qushayrī al-Nisāburī, *Al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar min Qawl al-Adl an al-Adl ila Rasul Allah,*5th Edition (Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-Arabi, 2002 CE).
[7] Ibn Majah, Abu Abdullah bin Yazid al-Qazwini, *Sunan Ibn Majah* (Beirut: Dar al-Fikr).
[8] Mawlānā Waheed ud din, *Al-Risala Monthly*, May 2010 (Al-Markazul Islami, New Dehli, 1976).
[9] Kalam E muqaddas, Ehd E Ateeque o jadeed (Father Nathaniel bhatti (perish priest) senate France church, peco road, kot Lakhpat, Lahore, 2009). ahad al Jadid matti.
[10] *Al kitab al muqadas*, ahad al Jadid marqas.
[11] *Al kitab al muqadas*, ahad al Jadid luqa.
[12] *Al kitab al muqadas*, ahad al Jadid yuhna.
[13] Al -Nisa 4:157-159.
[14] Al Imran, 3:55
[15] Zukhruf, 43: 57-61

[16] Ahmad, *Musnad Ahmed*, 10419.
[17] Imam Wali al-Din Abu Abdullah, *Mishkat ul-Masabih,* 5772.
[18] Al-muslim*, Sahih Muslim*,7373.
[19] Al-muslim, *Sahih Muslim*, 7381.
[20] Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd,* 4324.
[21] Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd,* 4284.
[22] Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd,* 4290.
[23] Abū Isa, *Sunan Tirmizi*, 3617.
[24] Jalaluddin Abul Fazl Abd ul-Rahman Ibn Abi Bakr Ibn Muhammad Ībn Abi Bakr bin Uthman Suyuti, *Dur al-Manthur fi al-Tafseer al-Mathur* (Beirut, Lebanon: Dar al-Marafah), 2:427
[25] Ali bin Ahmad bin Saeed bin al Hazm Al-Andalsi Ibn Hazm, *Al Mohali* (Beirut, Lebnan: Dar al-Afaq al-Jadidah.)
[26] Imam Fakhr ul-Din Muhammad bin Umar bin Hasan bin Hussain bin Ali Taymi al-Razi, *Mufatih ul-Ghayb (Al-Tafseer al-Kabeer),*(Tehran, Iran: Dar al-Kitab al-Ilamiya), 3:343